

Globethics Repository



Roze Mahshar ur washan mustafa (PART 1)

This page was generated automatically upon download from the Globethics Repository. More information on Globethics see <https://www.globethics.net>. Data and content policy of Globethics Repository see <https://repository.globethics.net/pages/policy>.

Item Type	Book
Authors	Al-Qodiri, Muhammad Thohir
Publisher	Manshurat Minhaj al-Quran
Rights	With permission of the license/copyright holder
Download date	2026-09-18 16:53:17
Link to Item	http://hdl.handle.net/20.500.12424/188486

روزِ محشر اور شانِ مصطفیٰ ﷺ

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

منہاج القرآن پبلیکیشنز



روزِ محشر

اور

شانِ مصطفیٰ ﷺ

لَا تَجْعَلْنَا مَثَلًا لِّعِبَادٍ مِنْهَا جَا

ترتیب و تخریج
اجمل علی مجددی

منہاج القرآن پبلیکیشنز

365- ایم، ماڈل ٹاؤن لاہور، فون: 5168514، 042-111-140-140

یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور، فون: 042- 7237695

www.Minhaj.org - sales@Minhaj.org

www.MinhajBooks.com

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش



مَوْلَايَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ
هُوَ الْحَبِيبُ الَّذِي تُرْجَى شَفَاعَتُهُ
لِكُلِّ هَوَلٍ مِّنَ الْاَهْوَالِ مُقْتَحِمٍ

﴿صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ﴾

جملہ حقوق بحق تحریک منہاج القرآن محفوظ ہیں

نام کتاب	:	روزِ محشر اور شانِ مصطفیٰ ﷺ
تصنیف	:	شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری
ترتیب و تخریج	:	اجمل علی مجددی
نظرِ ثانی	:	پروفیسر محمد نصر اللہ معینی
زیرِ اہتمام	:	فرید ملت ریسرچ انسٹی ٹیوٹ
مطبع	:	منہاج القرآن پرنٹرز، لاہور
اشاعتِ اول	:	مارچ 2009ء
تعداد	:	1,100
قیمت	:	140/- روپے

نوٹ: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تصانیف اور ریکارڈڈ خطبات و لیکچرز کی کیسٹس اور CDs سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے ہمیشہ کے لیے تحریک منہاج القرآن کے لیے وقف ہے۔
(ڈائریکٹر منہاج القرآن پبلی کیشنز)

fmri@research.com.pk

حکومت پنجاب کے نوٹیفکیشن نمبر ایس او (پی۔اے) ۱-۲ / ۱-۸۰ پی آئی
وی، مؤرخہ ۳۱ جولائی ۱۹۸۳ء؛ حکومت بلوچستان کی چٹھی نمبر ۸۷-۴-۲۰ جنرل
وایم ۴ / ۹۷۰-۷۳، مؤرخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۸۷ء؛ حکومت شمال مغربی سرحدی صوبہ
کی چٹھی نمبر ۲۳۳۱۱-۶۷-این ۱ / اے ڈی (لائبریری)، مؤرخہ ۲۰ اگست
۱۹۸۶ء؛ اور حکومت آزاد ریاست جموں و کشمیر کی چٹھی نمبر س ت / انتظامیہ
۶۳-۸۰۶۱ / ۹۲، مؤرخہ ۲ جون ۱۹۹۲ء کے تحت ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی
تصنیف کردہ کتب تمام سکولز اور کالجز کی لائبریریوں کے لئے منظور شدہ ہیں۔

www.MinhajBooks.com

فہرست

صفحہ	مشمولات
۹	پیش لفظ
۱۲	۱۔ قبر انور سے ظہور میں اولیت
۱۴	۲۔ ستر ہزار فرشتوں کے جلو میں ظہور
۱۵	۳۔ براق پر تشریف آوری
۱۶	۴۔ بنی نوع انسان کے قائد ﷺ
۱۸	۵۔ اُمت محمدی ﷺ کی تمام اُمتوں پر عددی کثرت
۲۲	۶۔ روزِ محشر لواءِ حمد کے علم بردار
۲۳	۷۔ جملہ انبیاء و اُمم کا آپ ﷺ کے جھنڈے تلے جمع ہونا
۲۴	۸۔ جملہ انبیاء علیہم السلام کی قیادت و سیادت کا شرف
۲۴	۹۔ تمام پیغمبروں اور اُمتوں پر گواہ
۲۵	۱۰۔ انبیاء کرام علیہم السلام اور تمام اُمتوں کا حضور ﷺ سے استغاثہ

صفحہ	مشتملات
۲۶	۱۱۔ اہل محشر کو نجات کی بشارت دینے والے
۲۷	۱۲۔ پلِ صراط سے گزرنے میں اولیت کا شرف
۲۷	۱۳۔ پلِ صراط، میزان اور حوضِ کوثر پر اُمت کی نمکساری
۲۹	۱۴۔ کلماتِ حمد اور خصوصی نداء کا عطا کیا جانا
۳۱	۱۵۔ اولین و آخرین کا حضور ﷺ کی مدح سرائی کرنا
۳۲	۱۶۔ بارگاہِ ایزدی میں سجدہ ریزی کا شرفِ اولین
۳۳	۱۷۔ حضور نبی اکرم ﷺ کو خلعتِ فاخرہ کا پہنایا جانا
۳۴	۱۸۔ مقامِ محمود کے منصبِ اعلیٰ پر فائز ہونے کا شرف
۳۵	(۱) مقامِ محمود، مقامِ شفاعت ہے
۴۴	(۲) حضور نبی اکرم ﷺ کا عرش پر تشریف فرما ہونا
۷۶	اجلاسِ علی العرش کے منکرین کے بارے میں ائمہ کرام کی آراء
۸۲	(۳) عرش کے دائیں طرف قیام
۸۵	اجلاس اور قیام کی روایات میں تطبیق
۸۶	(۴) مقامِ محمود حضور ﷺ کے علاوہ کسی اور نبی یا رسول کو حاصل نہیں ہوگا

صفحہ	مشمات
۸۷	۱۹۔ شفاعت میں اولیت کا شرف
۸۸	۲۰۔ شفاعتِ کبریٰ کے شرفِ عظیم کا حصول
۹۵	شفاعت کے مقامات
۹۶	(۱) شفاعتِ عامہ
۱۰۲	(۲) بلا حساب و کتاب لوگوں کو جنت میں داخل فرمانا
۱۰۸	(۳) عذاب کے مستحق اُمتیوں کو جنت میں داخل فرمانا
۱۱۲	(۴) اُمتیوں کو دوزخ سے نکال کر جنت میں داخل فرمانا
۱۱۶	(۵) جنت میں درجات کی بلندی کے لئے شفاعت
۱۲۱	(۶) خصوصی اعلانات اور وعدوں کا پورا فرمانا
۱۲۵	۲۱۔ خدا چاہتا ہے رضاے محمد ﷺ
۱۲۹	۲۲۔ عظمت و شرف اور جنت کی گنجیاں عطا کیا جانا
۱۲۹	۲۳۔ جنت کے افتتاح کا اعزاز
۱۳۲	۲۴۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضور ﷺ کا استقبال
۱۳۵	۲۵۔ حوضِ کوثر کا عطا کیا جانا
۱۴۳	✽ مآخذ و مراجع

پیش لفظ

تحریک منہاج القرآن ہر مسلمان کے قلب و ذہن میں یہ فکر راسخ کرنے کی کوشش کر رہی ہے کہ دنیا و آخرت کی کامیابیاں حضور رحمتِ دو عالم ﷺ کے دامنِ کرم سے وابستہ ہونے میں ہیں۔ آپ کی نسبت کے استحکام اور واسطے کے بغیر دنیا میں کوئی عزت و سرفرازی نصیب ہو سکتی ہے نہ آخرت میں نجات حاصل کی جاسکتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بانی تحریک شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ العالی کی کوئی تحریر اور تقریر عشق و محبتِ رسول ﷺ، آپ ﷺ کی عظمتوں کے بیان اور نسبتِ رسالت کو مستحکم کرنے کی دعوت کے بغیر مکمل نہیں ہوتی۔

حضور رحمتِ دو عالم ﷺ کی شان، عظمت اور فضائل کا تذکرہ ہر مومن کے دل کو مسرت و شادمانی سے سرشار کر دیتا ہے اور نسبتِ رسول ﷺ کو مستحکم کر کے حُب و اطاعتِ رسول ﷺ کا جذبہ بیدار کر دیتا ہے۔ جو مسلمان اس کیفیت سے محروم ہو، آپ کے فضائل و کمالات اور عظمتِ شان کے اظہار سے انقباض محسوس کرتا ہو، اُسے اپنے دعوے محبت کا از سر نو جائزہ لے کر اپنے ایمان کی فکر کرنی چاہیے۔

علامہ زرقانی شرح المواہب اللدنیۃ میں فرماتے ہیں:

”اہل محبت کی نشانی یہ ہے کہ وہ ہمیشہ اپنے محبوب کا کثرت سے ذکر کرتے ہیں، نہ تو وہ اسے ترک کرنا پسند کرتے ہیں اور نہ ہی اس سے اکتاتے ہیں۔ اور حضور نبی اکرم ﷺ کی محبت کی علامات میں سے ایک یہ ہے کہ آپ ﷺ سے محبت کرنے والا آپ ﷺ کے ذکرِ مبارک سے لذت اور روحانی کیف محسوس کرتا ہے۔“

سطحی علم کے حامل، تنگ نظر اور کم فہم مبلغین نے گزشتہ دو صدیوں سے

مسلمانوں کو ایک ایسے سے دو چار کر رکھا ہے۔ وہ عقائد جو قرنِ اوّل سے متفق علیہ تھے اور وہ اعمال جن پر چودہ صدیوں سے مسلمانوں کے سوا اعظم کا تعامل چلا آ رہا تھا، انہیں محلِ نزاع بنا کر ان مبلغین نے اہل اسلام کو فکر و عمل کے انتشار میں مبتلا کر دیا ہے۔ ان کی سب سے خطرناک اور غارت گرِ ایمان کوشش یہی رہی ہے کہ رحمتِ دو عالم ﷺ کے مقام و مرتبہ کو کم سے کم کر کے بیان کیا جائے۔ حضور ﷺ کے فضائل و خصائص اور کمالات کی روایات پر جرح و تنقید کرنا یا ان پر پردہ ڈالنا شاید ان کے نزدیک توحید پرستی کے لوازمات میں سے ہے۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ العالی آغازِ تحریک سے ہی اس ایمان سوز فکر و عمل کے خلاف جہدِ مسلسل میں مصروف ہیں۔ زیرِ نظر کتاب ”روزِ محشر اور شانِ مصطفیٰ ﷺ“ اُن کی اسی سعیِ مشکور کی مظہر ہے، جس میں میدانِ حشر کی ہول ناکیوں میں سید دو عالم حضور نبی اکرم ﷺ کے شفاعتِ بخش اور فرحت افزا جھونکوں کا ذکر ہے۔ اَحْکَمُ الحاکمین کے دربار میں آپ ﷺ کی قدر و منزلت، شفاعتِ کبریٰ اور اختیاراتِ وہیبہ کا ایمان افروز اور مدلل تذکرہ ہے۔ یقیناً اس کے مطالعہ سے اہلِ محبت کے قلب و نظر روشن ہوں گے اور جبینیں بارگاہِ ایزدی میں اظہارِ شکر کے لیے جھک جائیں گی۔

دعا ہے کہ اللہ رب العزت شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ العالی کی اس کتاب کو رحمتِ دو عالم ﷺ کے مقام و مرتبہ کو سمجھنے اور آپ ﷺ کی محبت سے قلوب و اذہان کو منور کرنے کا ذریعہ بنائے۔ (آمین بجاہِ سید المرسلین ﷺ)

(پروفیسر محمد نصر اللہ معینی)

ڈائریکٹر ریسرچ، FMRI

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ ﷻ نے نبی آخر الزمان، سرور کائنات، حضور نبی اکرم ﷺ کو ایسے خصائص مطہرہ سے نوازا، جو منفرد اور بے مثال ہی نہیں بلکہ اعلیٰ ترین بھی ہیں۔ آپ ﷺ کے یہ خصائص علیٰ قرآن و حدیث میں بیان ہوئے ہیں۔ ان خصائص و امتیازات کے سبب ہی حضور نبی اکرم ﷺ جملہ انبیاء کرام علیہم السلام پر فضیلت رکھتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ہمارے آقا ﷺ کے یہ خصائص اس قدر ارفع و اعلیٰ ہیں کہ ان کے فہم سے ہماری ناقص عقل عاجز ہے۔

حضور نبی اکرم ﷺ کے خصائص کی رفعتِ شان حقیقتاً روزِ محشر عیاں ہوگی۔ آپ ﷺ اپنے انہی خصائص و امتیازات کے سبب جملہ انبیاء کرام علیہم السلام کے امام اور تمام نوعِ انسانی کے قائد ہوں گے۔ آپ ﷺ فرشتوں کے جلو میں براق پر سوار ہوں گے، آپ ﷺ کے دستِ رحمت میں حمد الہی کا پرچم ہوگا اور اس کے سائے میں اولین و آخرین صفیں باندھے، آپ ﷺ کی حمد و ثنائیاں کر رہے ہوں گے۔ آپ ﷺ عرش پر اللہ تعالیٰ کے دائیں جانب لباسِ فاخرہ زیب تن فرمائے جلوہ افروز ہوں گے۔ آپ ﷺ کے لئے عرش پر خصوصی نشست کا اہتمام کیا جائے گا جس پر آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے حکم سے تشریف فرما ہوں گے۔ یہی وہ دن ہے جب تمام اُمّتیں اللہ تعالیٰ کے حضور آپ ﷺ کی شفاعت کی خواستگار ہوں گی۔ آپ ﷺ کو شفاعتِ کبریٰ کا اختیار دیا جائے گا اور آپ ﷺ تمام اُممِ سابقہ کی بالعموم اور اپنی اُمّت کی بالخصوص شفاعت فرمائیں گے۔ آپ ﷺ کو جنت کی کنجیاں عطا کی جائیں گی اور آپ ﷺ اپنے دستِ اقدس سے جنت کا افتتاح فرمائیں گے، بعد ازاں آپ ﷺ کو حوضِ کوثر عطا کیا جائے گا، پیاسوں کو کوثر کے جام آپ ﷺ ہی کے واسطے سے پلائے جائیں گے۔ یہ بھی آپ ﷺ کے خصائص میں سے ہے کہ دوسرے انبیاء کرام

علیہم السلام کے مقابلے میں آپ ﷺ کی اُمت کی کثیر تعداد جنت میں داخل ہوگی۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

أَنَا وَأَنَا حَبِيبُ اللَّهِ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا حَامِلُ لَوَاءِ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا أَوَّلُ شَافِعٍ وَأَوَّلُ مُشَفَّعٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ يُحَرِّكُ حِلَقَ الْحَنَّةِ فَيَفْتَحُ اللَّهُ لِي فَيْدُ حِلْيَتِهَا وَمَعِيَ فَقَرَاءُ الْمُؤْمِنِينَ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا أَكْرَمُ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ وَلَا فَخْرَ. (۱)

”سن لو! میں اللہ تعالیٰ کا حبیب ہوں اور میں یہ بات فخریہ نہیں کہتا۔ میں قیامت کے دن حمد کا جھنڈا اٹھانے والا ہوں اور میں یہ بات فخریہ نہیں کہتا۔ قیامت کے دن سب سے پہلا شفاعت کرنے والا بھی میں ہی ہوں اور سب سے پہلے میری ہی شفاعت قبول کی جائے گی اور میں یہ بات فخریہ نہیں کہتا۔ سب سے پہلے جنت کا کنڈا اکٹھا کرنے والا بھی میں ہی ہوں۔ اللہ تعالیٰ میرے لئے اسے کھولے گا اور مجھے اس میں داخل فرمائے گا۔ میرے ساتھ فقیر و غریب مومن ہوں گے اور میں یہ بات فخریہ نہیں کہتا۔ میں اولین و آخرین میں سب سے زیادہ عزت والا ہوں اور میں یہ بات فخریہ نہیں کہتا۔“

روزِ محشر آپ ﷺ کے ظاہر ہونے والے دیگر خصائص و امتیازات حسبِ ذیل ہیں:

۱۔ قبرِ انور سے ظہور میں اولیت

روزِ محشر سب سے پہلے حضور رحمتِ عالم ﷺ کی قبرِ انور شق ہوگی اور

(۱) ۱۔ ترمذی، السنن، کتاب المناقب، باب فضل النبی ﷺ، ۵:

۵۸۷، رقم: ۳۶۱۶

۲۔ دارمی، السنن، المقدمة، باب ما أعطي النبی ﷺ من الفضل،

۱: ۳۹، رقم: ۴۷

آپ ﷺ سب انسانوں سے پہلے قبرِ انور سے باہر تشریف لائیں گے۔

۱۔ حضرت انس بن مالک ؓ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

أَنَا أَوَّلُ النَّاسِ خُرُوجًا إِذَا بُعِثُوا. (۱)

”جب لوگوں کو قبروں سے اُٹھایا جائے گا تو سب سے پہلے میں (قبرِ انور سے) باہر آؤں گا۔“

۲۔ حدیثِ مذکورہ درج ذیل الفاظ کے ساتھ بھی مروی ہے:

وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ وَلَا فَخْرَ. (۲)

(۱) ۱۔ ترمذی، السنن، کتاب المناقب، باب فضل النبی ﷺ، ۵:

۵۸۵، رقم: ۳۶۱۰

۲۔ دارمی، السنن، المقدمة، باب ما أعطي النبی ﷺ من الفضل،

۱: ۳۹، رقم: ۴۸

۳۔ أبویعلیٰ، المعجم، ۱: ۱۴۷، رقم: ۱۶۰

۴۔ قاضی عیاض، الشفاء، ۱: ۱۲۷

۵۔ بیہقی، دلائل النبوة، ۵: ۴۸۴

۶۔ بغوی، شرح السنة، ۱۳: ۲۰۳، رقم: ۳۶۲۴

۷۔ سیوطی، الخصائص الکبریٰ، ۲: ۳۷۷

(۱) ۱۔ ترمذی، السنن، کتاب تفسیر القرآن، باب ومن سورة بني

اسرائیل، ۵: ۳۰۸، رقم: ۳۱۴۸

۲۔ أبو داود، السنن، کتاب السنة، باب في التخيير بين الأنبياء، ۴:

۲۱۸، رقم: ۴۶۷۳

۳۔ ابن ماجہ، السنن، کتاب الزهد، باب ذكر الشفاعة، ۲: ۱۴۴۰،

رقم: ۴۳۰۸

۴۔ أحمد بن حنبل، المسند، ۱: ۲۸۱، رقم: ۲۵۴۶

”میں سب سے پہلا (انسان) ہوں گا جس کے (باہر نکلنے کے) لیے (قبر کی) زمین شق ہوگی اور میں یہ بات فخر یہ نہیں کہتا۔“

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا:

إِنِّي لَأَوَّلُ النَّاسِ تَنْشَقُّ الْأَرْضُ عَنْ جُمُعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فُخْرَ. (۱)

”قیامت کے دن لوگوں میں سے سب سے پہلے میری قبر (مبارک) کھلے گی اور (مجھے اس پر) فخر نہیں۔“

۲۔ ستر ہزار فرشتوں کے جلو میں ظہور

حضور نبی اکرم ﷺ قیامت کے دن ستر ہزار فرشتوں کے جھرمٹ میں اپنی قبر انور سے میدانِ حشر میں تشریف لائیں گے۔ یہ بھی آپ ﷺ ہی کی ایک اختصاصی شان ہے۔

۱۔ حضرت کعب ؓ روایت فرماتے ہیں:

إِذَا انْشَقَّتْ عَنْهُ الْأَرْضُ خَرَجَ فِي سَبْعِينَ أَلْفًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ، يَزْفُونَهُ. (۲)

(۱) ۱۔ دارمی، السنن، المقدمة، باب ما أعطي النبي ﷺ من الفضل، ۴۱: ۵۲، رقم: ۵۲

۲۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۴: ۴۰۱، رقم: ۷۹۰

۳۔ أحمد بن حنبل، المسند، ۳: ۱۴۴، رقم: ۱۲۹۹۱

۴۔ بیہقی، شعب الإيمان، ۲: ۱۸۱، الرقم: ۱۳۸۹

(۲) ۱۔ دارمی، السنن، المقدمة، باب ما أكرم الله تعالى نبيه بعد موته، ۵۷: ۹۴، رقم: ۹۴

۲۔ ابن جوزی، الوفا بأحوال المصطفیٰ ﷺ، ۸۳۳

۳۔ سیوطی، الخصائص الکبریٰ، ۲: ۲۱۷

” (روزِ محشر) جب حضور نبی اکرم ﷺ کے لئے زمین (قبرانور) شق ہوگی تو آپ ﷺ ستر ہزار فرشتوں کے جھرمٹ میں باہر تشریف لائیں گے۔“

۲۔ امام قسطلانیؒ (۹۲۳ھ) نے امام نجار کی روایت سے تاریخ المدینۃ سے نقل کیا ہے:

إِذَا انْشَقَّتْ عَنْهُ الْأَرْضُ خَرَجَ فِي سَبْعِينَ أَلْفًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ يُوقِرُونَهُ. (۱)

”جب حضور نبی اکرم ﷺ کے لئے زمین کو کھولا جائے گا تو آپ ﷺ ستر ہزار فرشتوں کے جلو میں تشریف لائیں گے جو آپ ﷺ کی عزت و احترام کریں گے۔“

۳۔ براق پر تشریف آوری

روزِ محشر حضور نبی اکرم ﷺ میدانِ حشر میں تشریف لائیں گے تو براق پر سوار ہوں گے۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

تُبْعَتِ الْأَنْبِيَاءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى الدَّوَابِّ لِيُؤَافُوا بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ قَوْمِهِمُ الْمُحْشَرِّ، وَيُبْعَثُ صَالِحٌ عَلَى نَاقَتِهِ، وَابْعَثُ عَلَى الْبَرَّاقِ. (۲)

..... ۴۔ صالحی، سبل الہدیٰ والرشاد، ۱۲: ۴۵۲

(۱) قسطلانی، المواہب اللدنیۃ، ۳: ۴۳۷، ۴۳۸

(۲) ۱۔ حاکم، المستدرک علی الصحیحین، ۳: ۱۶۶، رقم: ۴۷۲۷

۲۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳: ۴۳، رقم: ۲۶۲۹

۳۔ طبرانی، المعجم الصغیر، ۲: ۲۵۵، رقم: ۱۱۲۲

۴۔ دیلمی، الفردوس بمأثور الخطاب، ۵: ۴۶۹

۵۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۱۰: ۳۳۳

”تمام انبیاء علیہم السلام کو محشر میں اپنی قوم کے مومن افراد تک جانے کے لیے جانوروں کی سواریوں پر سوار کیا جائے گا اور حضرت صالح علیہ السلام کو اُن کی اونٹنی پر لے جایا جائے گا اور مجھے براق پر سوار کر کے لے جایا جائے گا۔“

۴۔ بنی نوع انسان کے قائد

حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ امتیاز بھی حاصل ہوگا کہ آپ ﷺ روزِ محشر تمام بنی نوع انسان کی قیادت فرمائیں گے۔ آپ ﷺ اس دُنیا میں بھی اولادِ آدم کے سردار ہیں اور روزِ محشر بھی اولادِ آدم کی سرداری کی خلعت آپ ﷺ ہی کو عطا کی جائے گی۔

۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. (۱)
”روزِ محشر، میں اولادِ آدم کا سردار ہوں گا۔“

۲۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

..... ۶۔ قسطلانی، المواہب اللدنیہ، ۳: ۴۳۷

۷۔ صالحی، سبیل الہدی والرشاد، ۱۲: ۴۵۳

(۱) ۱۔ مسلم، الصحيح، کتاب الفضائل، باب تفضیل نبینا علی جمیع

الخلائیق، ۴: ۸۲، رقم: ۲۲۷۸

۲۔ ترمذی، السنن، کتاب تفسیر القرآن، باب ومن سورۃ بنی

اسرائیل، ۵: ۳۰۸، رقم: ۳۱۴۸

۳۔ أبو داود، السنن، کتاب السنہ، باب فی التخییر بین الأنبیاء علیہم السلام،

۴: ۲۱۸، رقم: ۴۶۷۳

۴۔ ابن ماجہ، السنن، کتاب الزہد، باب ذکر الشفاعۃ، ۲: ۱۴۴۰،

رقم: ۴۳۰۸

۵۔ أحمد بن حنبل، المسند، ۲: ۵۴۰، رقم: ۱۰۹۸۵

وَأَنَا قَائِدُهُمْ إِذَا وَقَدُوا. (۱)

”اور میں اُس دن تمام لوگوں کا قائد ہوں گا جب وہ میرے پاس (شفاعت کی درخواست لیے) وفد بن کر آئیں گے۔“

۳۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

أَنَا أَوَّلُهُمْ خُرُوجًا، وَأَنَا قَائِدُهُمْ إِذَا وَقَدُوا، وَأَنَا خَطِيبُهُمْ إِذَا أَنْصَتُوا، وَأَنَا مُسْتَشْفِعُهُمْ إِذَا حُبِسُوا، وَأَنَا مُبَشِّرُهُمْ إِذَا أَيْسُوا، الْكَرَامَةُ وَالْمَفَاتِيحُ يَوْمَئِذٍ بِيَدِي، وَأَنَا أَكْرَمُ وَلَدِ آدَمَ عَلَى رَبِّي، يَطُوفُ عَلَى أَلْفِ خَادِمٍ كَانَهُمْ بَيْضٌ مَكْنُونٌ أَوْ لَوْلُوٌّ مَنْشُورٌ. (۲)

”قیامت کے روز سب سے پہلے میں ہی قبر سے باہر نکلوں گا، جب سب لوگ بارگاہِ ایزدی میں اکٹھے ہوں گے تو میں ہی اُن کا پیشوا ہوں گا، جب سب لوگ خاموش ہوں گے تو میں کلام کروں گا اور جب اُن کا حساب ہوگا تو میں ہی اُن کی شفاعت کروں گا، جب سب لوگ مایوس ہوں گے تو میں ہی اُن کو (نجات کی) خوشخبری دوں گا، بزرگی اور (جنت و رحمت کی) چابیاں اُس روز میرے ہی ہاتھ

(۱) ۱۔ دارمی، السنن، المقدمة، باب ما أعطى النبي ﷺ من الفضل،

۱: ۳۹، رقم: ۴۸

۲۔ أبو یعلیٰ، المعجم، ۱: ۱۴۷، رقم: ۱۶۰

۳۔ دیلمی، مسند الفردوس، ۱: ۴۷، رقم: ۱۱۷

۴۔ خلال، السنة، ۱: ۲۰۸، رقم: ۳۳۵

(۲) ۱۔ دارمی، السنن، المقدمة، باب ما أعطى النبي ﷺ من الفضل،

۱: ۳۰، رقم: ۴۸

۲۔ بیہقی، دلائل النبوة، ۵: ۲۸۴

۳۔ بغوی، شرح السنة، ۱۳: ۲۰۳، رقم: ۳۶۲۴

میں ہوں گی۔ میری عزت خدا کے نزدیک تمام اولادِ آدم سے زیادہ ہے۔ اُس روز ہزاروں خادم میرے ارد گرد گھوم رہے ہوں گے، ایسا معلوم ہو گا کہ وہ (گرد و غبار سے محفوظ) سفید (خوبصورت) انڈے ہیں یا بکھرے ہوئے موتی ہیں۔“

۵۔ اُمتِ محمدی ﷺ کی تمام اُمتوں پر عددی کثرت

روزِ قیامت حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ اعزاز بھی حاصل ہو گا کہ اُس روز آپ ﷺ کی اُمت، تمام انبیاء علیہم السلام کی اُمتوں سے تعداد میں زیادہ ہوگی۔

۱۔ حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسولِ خدا ﷺ نے فرمایا:

مَا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ نَبِيٍّ إِلَّا أُعْطِيَ مَا مِثْلُهُ آمَنَ عَلَيْهِ الْبَشَرُ وَإِنَّمَا كَانَ الَّذِي أُوتِيَتْ وَحِيًّا أَوْحَاهُ اللَّهُ إِلَيَّ، فَارْجُوا أَنْ أَكُونَ أَكْثَرَهُمْ تَابِعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ. (۱)

”ہر نبی کو ایسی نشانیاں عطا کی گئیں جنہیں دیکھ کر لوگ اُن کی نبوت پر ایمان لاتے اور مجھے جو نشانی دی گئی ہے وہ وحیِ الہی ہے (جو قیامت تک بصورتِ کتاب لفظاً و حرفاً محفوظ رہے گی)، پس مجھے اُمید ہے کہ روزِ محشر میرے پیروکاروں کی تعداد تمام انبیاء سے زیادہ ہوگی۔“

۲۔ حضرت انس بن مالک ؓ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

(۱) ۱۔ بخاری، الصحيح، کتاب فضائل القرآن، باب کیف نزل الوحي وأول

ما نزل، ۴: ۱۹۰۵، رقم: ۴۶۹۶

۲۔ مسلم، الصحيح، کتاب الإیمان، باب وجوب الإیمان برسالة نبینا

محمد إلى جميع الناس، ۱: ۱۳۳، رقم: ۱۵۲

۳۔ أحمد بن حنبل، المسند، ۲: ۳۴۱، رقم: ۸۴۷۲

أَنَا أَكْثَرُ الْأَنْبِيَاءِ تَبَعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ. (۱)

”روزِ محشر میرے پیروکار تمام انبیاء علیہم السلام کے پیروکاروں سے تعداد میں زیادہ ہوں گے۔“

۳۔ حضرت ابوسعید خدریؓ سے بھی یہی روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

إِنِّي لَأَكْثَرُ الْأَنْبِيَاءِ تَبَعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ. (۲)

”بیشک روزِ محشر میرے پیروکار تمام انبیاء کرام علیہم السلام کے پیروکاروں سے تعداد میں زیادہ ہوں گے۔“

۴۔ حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

عُرِضْتُ عَلَى الْأُمَمِ، فَجَعَلَ النَّبِيُّ وَالنَّبِيَّانِ يَمُرُّونَ مَعَهُمُ الرَّهْطُ، وَالنَّبِيُّ لَيْسَ مَعَهُ أَحَدٌ، حَتَّى رُفِعَ لِي سَوَادٌ عَظِيمٌ، قُلْتُ: مَا هَذَا؟

(۱) ۱۔ مسلم، الصحيح، کتاب الإیمان، باب فی قول النبی ﷺ أنا أول الناس یشفع فی الجنة وأنا أكثر الأنبياء تبعاً، ۱: ۱۸۸، رقم: ۱۹۶

۲۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۹: ۴، رقم: ۱۷۹۲

۳۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۶: ۳۲۵، رقم: ۳۱۷۸۱

۴۔ أبو عوادة، المسند، ۲: ۱۰۱، رقم: ۳۲۵

(۲) ۱۔ ابن ماجہ، السنن، کتاب الزہد، باب ذکر الحوض، ۲: ۱۴۳۸، رقم: ۴۳۰۱

۲۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۶: ۳۰۹، رقم: ۳۱۶۸۱

۳۔ أبو یعلیٰ، المسند، ۲: ۳۰۳، رقم: ۱۰۲۸

۴۔ عبد بن حمید، المسند، ۱: ۲۸۴، رقم: ۹۰۴

أُمَّتِي هَذِهِ؟ قِيلَ: بَلْ هَذَا مُوسَى وَقَوْمُهُ، قِيلَ: انْظُرْ إِلَى الْأَفْقِ فَإِذَا سَوَادٌ يَمَلَأُ الْأَفْقَ، ثُمَّ قِيلَ لِي: انْظُرْ هَاهُنَا وَهَاهُنَا فِي آفَاقِ السَّمَاءِ فَإِذَا سَوَادٌ قَدْ مَلَأَ الْأَفْقَ، قِيلَ: هَذِهِ أُمَّتُكَ وَيَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ هُوْلَاءِ سَبْعُونَ أَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ. (۱)

”مجھ پر کچھ اُمّتیں پیش کی گئیں۔ پس ایک نبی یا دو نبی گزرے اور اُن کے ساتھ لوگوں کی جماعت تھی اور ایک نبی ایسے تھے کہ اُن کے ساتھ کوئی بھی نہ تھا یہاں تک کہ مجھے ایک بہت بڑی جماعت دکھائی گئی۔ میں نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ کیا میری اُمّت یہی ہے؟ کہا گیا: یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور اُن کی قوم ہیں۔ پھر کہا گیا: اُن کی جانب دیکھئے۔ (میں نے دیکھا) تو ایک ایسی (کثیر) جماعت نظر آئی جس نے اُن کو بھرا ہوا تھا۔ پھر کہا گیا: ادھر اور ادھر بھی آسمانی افق کی جانب دیکھئے۔ میں نے دیکھا تو اُس جماعت نے ہر طرف سے اُن کو بھرا ہوا تھا۔ کہا گیا: یہ آپ کی اُمّت ہے اور اُن میں ستر ہزار (وہ بھی ہیں جو) بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے“

۵۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے سورہ آل عمران کی آیت نمبر ۱۱۰ ﴿كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ﴾ کے بارے میں فرمایا:

(۱) ۱۔ بخاری، الصحيح، کتاب الطب، باب من اکتوی أو کوی غیرہ

وفضل من لم یکتو، ۵: ۲۱۵۷، رقم: ۵۳۷۸

۲۔ بخاری، الصحيح، کتاب الطب، باب من لم یرق، ۵: ۲۱۷۰،

رقم: ۵۴۲۰

۳۔ مسلم، الصحيح، کتاب الایمان، باب الدلیل علی دخول طوائف

من المسلمین الجنة بغیر حساب ولا عذاب، ۱: ۱۹۹، رقم: ۲۲۰

۴۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۵: ۵۳، رقم: ۲۳۶۲۱

إِنَّكُمْ تَتِمُّونَ سَبْعِينَ أُمَّةً، أَنْتُمْ خَيْرُهَا وَأَكْرَمُهَا عَلَى اللَّهِ. (۱)
 ”تم ستر اُمتوں کو مکمل کرنے والے ہو اور اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے زیادہ
 معزز و مکرم تم ہی ہو۔“

۶۔ حضرت سلیمان بن بریدہ رضی اللہ عنہما نے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ حضور
 نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

أَهْلُ الْجَنَّةِ عِشْرُونَ وَمِائَةٌ صَفٍّ، ثَمَانُونَ مِنْهَا مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ،
 وَأَرْبَعُونَ مِنْ سَائِرِ الْأُمَمِ. (۲)

”جنتیوں کی ایک سو بیس صفیں ہوں گی جن میں سے اسی (۸۰) صفیں میری
 اُمت کی ہوں گی اور باقی تمام اُمتوں کی صرف چالیس (۴۰) صفیں ہوں گی۔“

(۱) ۱۔ ترمذی، السنن، کتاب التفسیر، باب ومن تفسیر سورة آل
 عمران، ۵: ۲۲۶، رقم: ۳۰۰۱

۲۔ أحمد بن حنبل، المسند، ۳: ۶۱، رقم: ۱۱۶۰۴

۳۔ حاکم، المستدرک علی الصحیحین، ۴: ۹۴، رقم: ۲۹۸۷

۴۔ ہندی، کنز العمال، ۱۲: ۱۶۹، رقم: ۳۴۵۱۹

(۲) ۱۔ ترمذی، السنن، کتاب صفة الجنة عن رسول اللہ ﷺ، باب

ما جاء فی صف اهل الجنة، ۴: ۶۸۳، رقم: ۲۵۴۶

۲۔ ابن ماجہ، السنن، کتاب الزہد، باب صفة أمة محمد ﷺ، ۲:

۱۴۳۴، رقم: ۴۲۸۹

۳۔ دارمی، السنن، ۲: ۴۳۴، رقم: ۲۸۳۵

۴۔ أحمد بن حنبل، المسند، ۵: ۳۴۷-۳۵۵

۵۔ ابن حبان، الصحیح، ۱۶: ۴۹۹، رقم: ۷۴۶۰

۶۔ روزِ محشر لواءِ حمد کے علم بردار

حضور نبی اکرم ﷺ قیامت کے دن لواءِ حمد تھا مے ہوں گے اور تمام انبیاء و رسل کی اُمتیں اس کے سائے تلے جمع ہوں گی۔

۱۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

وَيَبْدِي لَوَاءَ الْحَمْدِ وَلَا فُخْرَ. (۱)

” (روزِ محشر) حمد کا جھنڈا میرے ہاتھ میں ہوگا اور مجھے اس پر کوئی فخر نہیں۔“

۲۔ ایک اور روایت میں اس شان کا اظہار یوں فرمایا:

أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فُخْرَ، وَأَوَّلُ مَنْ تَشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ، وَأَوَّلُ شَافِعٍ وَمُشَفِّعٍ، بِيَدِي لَوَاءُ الْحَمْدِ تَحْتِي آدَمُ فَمَنْ دُونَهُ. (۲)

”میں ساری اولادِ آدم ﷺ کا سردار ہوں اور یہ بات فخریہ نہیں کہتا، اور سب

(۱) ۱۔ ترمذی، السنن، کتاب تفسیر القرآن عن رسول اللہ ﷺ، باب

ومن سورة بني اسرائيل، ۵: ۳۰۸، رقم: ۳۱۴۸

۲۔ ابن ماجہ، السنن، کتاب الزہد، باب ذکر الشفاعة، ۲: ۱۴۴۰،

رقم: ۴۳۰۸

۳۔ أحمد بن حنبل، المسند، ۱: ۲۸۱، رقم: ۲۵۴۶

۴۔ أبو یعلیٰ، المسند، ۴: ۲۱۵، رقم: ۲۳۲۸

(۲) ۱۔ ابن حبان، الصحيح، ۱۴: ۳۹۸، رقم: ۶۴۷۸

۲۔ أبو یعلیٰ، المسند، ۱۳: ۴۸۰، رقم: ۷۴۹۳

۳۔ ابن أبي عاصم، السنة، ۲: ۳۶۹، رقم: ۷۹۳

۴۔ مقدسی، الأحادیث المختارة، ۹: ۴۵۵، رقم: ۴۲۸

۵۔ ہیثمی، موارد الظمآن، ۱: ۵۲۳، رقم: ۲۱۲۷

سے پہلے میری زمین شق ہوگی، اور میں سب سے پہلے شفاعت کرنے والا ہوں اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول کی جائے گی، میرے ہاتھ میں (اللہ تعالیٰ کی) حمد کا جھنڈا ہوگا جس کے نیچے آدم علیہ السلام اور تمام انبیاء ہوں گے۔“

۷۔ جملہ انبیاء و اُمم کا آپ ﷺ کے جھنڈے تلے جمع ہونا

تمام مجمعِ خلائق میدانِ حشر میں حضور ﷺ کی شفاعت کا تمنائی ہوگا۔ اس وقت لوائے حمد آپ ﷺ نے اپنے دستِ اقدس میں تھاما ہوگا اور جملہ انبیاء کرام کے جلو میں ان کی امتیں امیدوارِ کرم بنی اس حمد کے جھنڈے تلے کھڑی ہوں گی۔

۱۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

وَمَا مِنْ نَبِيٍّ يَوْمَئِذٍ آدَمَ فَمَنْ سِوَاهُ إِلَّا تَحْتَ لَوَائِي. (۱)

”حضرت آدم علیہ السلام اور دیگر تمام انبیاء علیہم السلام میرے پرچم تلے ہوں گے۔“

۲۔ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

مَا مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَهُوَ تَحْتَ لَوَائِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَنْتَظِرُ الْفَرَجَ. (۲)

”روزِ محشر ہر شخص میرے جھنڈے (کی چھاؤں) تلے کشادگی کا منتظر ہوگا۔“

۳۔ امام احمد بن حنبل کے الفاظ یہ ہیں:

آدَمُ فَمَنْ دُونَهُ تَحْتَ لَوَائِي وَلَا فَخْرَ. (۳)

(۱) ترمذی، السنن، کتاب المناقب، باب فضل نسب النبی ﷺ، ۵:

۵۸۷، رقم: ۳۶۱۵

(۲) ۱۔ حاکم، المستدرک علی الصحیحین، ۱: ۸۳، رقم: ۸۲

۲۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۱۰: ۳۷۶

(۳) ۱۔ أحمد بن حنبل، المسند، ۱: ۲۸۱، رقم: ۲۵۴۶

”حضرت آدم علیہ السلام اور ان کے علاوہ ہر نبی میرے جھنڈے تلے ہوگا اور میں یہ بات فخر سے نہیں کہہ رہا۔“

۸۔ جملہ انبیاء علیہم السلام کی قیادت و سیادت کا شرف

قیامت کے دن حضور نبی اکرم ﷺ ہی تمام انبیاء کے قائد، امام، خطیب اور انہیں حق شفاعت دلانے والے ہوں گے۔

حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كُنْتُ إِمَامَ النَّبِيِّينَ، وَخَطِيْبِهِمْ. (۱)

”روزِ محشر سب نبیوں کا امام اور خطیب میں ہی ہوں گا۔“

۹۔ تمام پیغمبروں اور اُمتوں پر گواہ

قیامت کے دن ہر نبی اپنی اپنی اُمت پر گواہ ہوگا جبکہ حضور ﷺ تمام انبیاء کرام علیہم السلام اور اُن کی اُمتوں پر گواہ ہوں گے۔

..... ۲۔ أبو یعلیٰ، المسند، ۴: ۲۱۵، رقم: ۲۳۲۸

۳۔ بیہقی، شعب الإيمان، ۲: ۱۸۱، رقم: ۱۴۸۸

۴۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۱۰: ۳۷۲

(۱) ۱۔ ترمذی، السنن، کتاب المناقب عن رسول اللہ ﷺ، باب فی

فضل النبی ﷺ، ۵: ۵۸۶، رقم: ۳۶۱۳

۲۔ ابن ماجہ، السنن، کتاب الزہد، باب ذکر الشفاعۃ، ۲: ۱۴۴۳،

رقم: ۴۳۱۴

۳۔ أحمد بن حنبل، المسند، ۵: ۱۳۷، رقم: ۲۱۲۸۳

۴۔ حاکم، المستدرک علی الصحیحین، ۱: ۱۴۳، رقم: ۲۴۰، ۲۴۱

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا ۝ (۱)

”پھر اُس دن کیا حال ہوگا جب ہم ہر اُمت سے ایک گواہ لائیں گے اور (اے حبیب) ہم آپ کو ان سب پر گواہ لائیں گے“
ایک اور مقام پر فرمایا:

وَيَوْمَ نَبْعَثُ فِي كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيدًا عَلَيْهِمْ مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَجِئْنَا بِكَ شَهِيدًا عَلَى هَؤُلَاءِ. (۲)

”اور (یہ) وہ دن ہوگا (جب) ہم ہر اُمت میں اُنہی میں سے خود اُن پر گواہ اُٹھائیں گے اور (اے حبیب مکرم!) ہم آپ کو ان سب (اُمتوں اور پیغمبروں) پر گواہ بنا کر لائیں گے۔“

۱۰۔ انبیاء کرام علیہم السلام اور تمام اُمم کا حضور ﷺ سے

استغاثہ

روزِ محشر تمام انبیاء کرام علیہم السلام اور اُن کی اُمم آپ ﷺ سے مدد و اعانت طلب کریں گے جس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ اُس وقت کی سختی کو زائل فرمائے گا۔

صحیح بخاری میں حدیث کے الفاظ یوں ہیں:

إِنَّ الشَّمْسَ تَدْنُو يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يُلْغَ الْعَرَقُ نِصْفَ الْأَذْنِ فَيَبِينَا

(۱) النساء، ۴: ۴۱

(۲) النحل، ۱۶: ۸۹

هَمْ كَذَلِكَ، اسْتَغَاثُوا بِآدَمَ ثُمَّ بِمُوسَىٰ ثُمَّ بِمُحَمَّدٍ ﷺ. (۱)

”قیامت کے روز سورج لوگوں کے قریب آجائے گا، یہاں تک کہ پسینہ نصف کانوں تک پہنچ جائے گا۔ وہ اسی حالت میں لوگ حضرت آدم علیہ السلام سے استغاثہ کریں گے (مدد طلب کریں گے) پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اور آخر میں (تاجدارِ انبیاء) حضور نبی اکرم ﷺ سے مدد طلب کریں گے۔“

۱۱۔ اہلِ محشر کے لیے نجات کی بشارت دینے والے

حضور نبی اکرم ﷺ شدید کرب میں مبتلا اہلِ محشر کو نجات کی خوشخبری دینے والے ہوں گے۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

أَنَا مُبَشِّرُهُمْ إِذَا أَيُّسُوا. (۲)

(۱) ۱۔ بخاری، الصحيح، کتاب الزکوۃ، باب من سأل الناس تكثر، ۲:

۵۳۶، رقم: ۱۴۰۵

۲۔ طبرانی، المعجم الأوسط، ۸: ۳۱۰

۳۔ بیہقی، شعب الإيمان، ۳: ۲۶۹، رقم: ۳۵۰۹

۴۔ دیلمی، مسند الفردوس، ۲: ۳۷۷، رقم: ۳۶۷۷

۵۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۱۰: ۳۷۱

۶۔ ابن مندہ، الإيمان، ۲: ۸۵۴

(۲) ۱۔ ترمذی، السنن، کتاب المناقب، باب فی فضل النبی ﷺ، ۵:

۵۸۵، رقم: ۳۶۱۰

۲۔ دارمی، السنن، المقدمة، باب ما أعطی النبی ﷺ من الفضل،

۱: ۳۹، رقم: ۴۸

۳۔ أبویعلی، المعجم، ۱: ۱۴۷، رقم: ۱۶۰

۴۔ قسطلانی، المواہب اللدنیہ، ۳: ۴۳۷

” (روزِ محشر) میں ہی خوشخبری دوں گا جب تمام لوگ یاسیت و نا اُمیدی میں مبتلا ہوں گے۔“

۱۲۔ پلِ صراط سے گزرنے میں اولیت کا شرف

روزِ قیامت حضور نبی اکرم ﷺ اپنی امت کو ساتھ لے کر پلِ صراط سے تمام انبیاء و اُمم سے پہلے گزریں گے۔

حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

فَيُضْرَبُ الصِّرَاطُ بَيْنَ ظَهْرَانِي جَهَنَّمَ، فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يَجُوزُ مِنَ الرُّسُلِ بِأَمَّتِهِ. (۱)

”جہنم کے اوپر پلِ صراط رکھ دیا جائے گا، رسولوں میں سے سب سے پہلے میں اپنی امت کے ہمراہ اسے عبور کروں گا۔“

۱۳۔ پلِ صراط، میزان اور حوضِ کوثر پر اُمت کی غمگساری

جب میدانِ حشر میں نفسا نفسی کا عالم ہوگا، ہر کوئی سایہِ رحمت کی تلاش میں سرگرداں ہوگا، اولادِ آدم حضور ﷺ کے دامنِ کرم کی متلاشی ہوگی تو آپ ﷺ تین مقامات یعنی پلِ صراط، میزان اور حوضِ کوثر میں سے کسی ایک مقام پر ہوں گے، جہاں

(۱) ۱۔ بخاری، الصحيح، کتاب الأذان، باب فضل السجود، ۱: ۲۷۸،

رقم: ۷۷۳۔
www.MinhajBooks.com

۲۔ بخاری، الصحيح، کتاب التوحید، باب قول اللہ تعالیٰ وجوہ

یومئذ ناضرة إلى ربها ناظرة، ۶: ۲۷۰۳، رقم: ۷۰۰۰

۳۔ أبو عوانة، المسند، ۱: ۱۳۹، رقم: ۴۱۹

۴۔ منذری، الترغیب والترہیب، ۴: ۲۲۰

آپ ﷺ اپنی گنہگار اُمت کی ننگساری فرما رہے ہوں گے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَنْ يَشْفَعَ لِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَقَالَ: أَنَا فَاعِلٌ. قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَأَيْنَ أَطْلُبُكَ؟ قَالَ: أَطْلُبُنِي أَوَّلَ مَا تَطْلُبُنِي عَلَى الصِّرَاطِ، قَالَ: قُلْتُ: فَإِنْ لَمْ أَلْقَكَ عَلَى الصِّرَاطِ؟ قَالَ: فَأَطْلُبُنِي عِنْدَ الْمِيزَانِ، قُلْتُ: فَإِنْ لَمْ أَلْقَكَ عِنْدَ الْمِيزَانِ؟ قَالَ: فَأَطْلُبُنِي عِنْدَ الْحَوْضِ، فَإِنِّي لَا أُخْطِئُ هَذِهِ الثَّلَاثَ الْمَوَاطِنَ. ^(۱)

”میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے روز قیامت اپنے لیے شفاعت کا سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں (شفاعت) کرنے والا ہوں۔ میں عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! میں آپ کو کہاں تلاش کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: پہلے مجھے (پل) صراط پر ڈھونڈنا۔ میں نے عرض کیا: آقا! اگر میں وہاں آپ کو نہ مل سکا تو؟ فرمایا: میزان کے پاس تلاش کرنا۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! اگر وہاں بھی میں آپ کو نہ مل سکوں تو پھر کہاں تلاش کروں؟ حضور ﷺ نے فرمایا: تو پھر مجھے حوض کوثر پر تلاش کرنا کیونکہ میں ان تینوں مقامات میں سے کسی ایک مقام پر ہوں گا۔“

(۱) ۱- ترمذی، السنن، کتاب صفة القيامة والرقائق والورع، باب ما جاء

في شأن الصراط، ۴: ۲۲۱، رقم: ۲۴۳۳

۲- أحمد بن حنبل، المسند، ۳: ۱۷۸، رقم: ۱۲۸۴۸

۳- مقدسی، الأحاديث المختارة، ۷: ۲۴۸، رقم: ۲۶۹۳

۴- منذري، الترغيب والترهيب، ۴: ۲۳۰، رقم: ۵۴۸۶

۵- عسقلاني، فتح الباري بشرح صحيح البخاري، ۸: ۴۶۶

۱۲۔ کلماتِ حمد اور خصوصی نداء کا عطا کیا جانا

حضور نبی اکرم ﷺ کو روزِ قیامت بارگاہِ خداوندی میں شفاعت کے لئے خصوصی کلماتِ حمد عطا کئے جائیں گے، جن سے آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان فرمائیں گے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے حدیث شفاعت میں روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

يُلْهِمُنِي مَحَامِدُ أَحْمَدُهُ بِهَا لَا تَحْضُرُنِي الْآنَ، فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ. (۱)

” (ربِ کائنات کی طرف سے) مجھے ایسے مخصوص کلماتِ حمد و ثناء عطا کئے جائیں گے جو اس وقت مجھے متحضر نہیں، میں انہی (مخصوص) کلماتِ حمد کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کروں گا۔“

روزِ قیامت اللہ تعالیٰ سب سے پہلے حضور نبی اکرم ﷺ کو آواز دے گا۔ یوں قیامت کے دن کی کاروائی کا آغاز ندائے ”یا محمد“ سے ہوگا۔ جس طرح ہم جلسہ کی

(۱) ۱۔ بخاری، الصحيح، کتاب التوحید، باب کلام الرب ﷻ یوم

القیامة مع الأنبياء وغيرهم، ۶: ۲۷۷، رقم: ۷۰۷۲

۲۔ مسلم، الصحيح، کتاب الإیمان، باب أدنی أهل الجنة منزلة

فیہا، ۱: ۱۸۳، رقم: ۱۹۳

۳۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۶: ۳۳۰، رقم: ۱۱۱۳۱

۴۔ أحمد بن حنبل، المسند، ۲: ۴۳۵، رقم: ۹۶۲۱

۵۔ أبو یعلیٰ، المسند، ۷: ۳۱۱، رقم: ۴۳۵۰

۶۔ ابن مندہ، الإیمان، ۲: ۸۴۱

کاروائی کا آغاز تلاوت سے کرتے ہیں۔ قیامت کی کاروائی کا آغاز حضور نبی اکرم ﷺ کے اسم پاک سے ہوگا۔ پھر اللہ تعالیٰ حضور نبی اکرم ﷺ کو خصوصی کلماتِ حمد عطا فرمائے گا جو اس سے قبل کسی اور نبی کو عطا نہیں کیے گئے ہوں گے۔

وَقَالَ حُذَيْفَةُ: يَجْمَعُ اللَّهُ النَّاسَ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ حَيْثُ يُسْمِعُهُمُ الدَّاعِيَ، وَيَنْفُذُهُمُ الْبَصْرَ، حُفَاةً كَمَا خُلِقُوا، سَكُونًا لَا تَكَلَّمُ نَفْسٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ، فَيُنَادِي مُحَمَّدٌ فَيَقُولُ: لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ، وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ، وَلَكَ وَإِلَيْكَ، لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنَجَى مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ، تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ، سُبْحَانَ رَبِّ الْبَيْتِ، قَالَ: فَذَلِكَ الْمَقَامُ الْمَحْمُودُ الَّذِي ذَكَرَهُ اللَّهُ^(۱).

”حضرت حذیفہ ؓ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ روزِ آخرت لوگوں کو ایک ہموار میدان میں اکٹھا فرمائے گا۔ جہاں پکارنے والے کی آواز کو سب سن سکیں گے اور سب نظر آتے ہوں گے۔ لوگ اسی طرح ننگے ہوں گے جس طرح پیدا ہوئے تھے اور سب خاموش ہوں گے اذنِ الہی کے بغیر کسی کو بولنے کی جرات نہیں ہوگی۔ (اللہ رب العزت) آواز دے گا: محمد! حضور نبی اکرم ﷺ عرض کریں گے: اے اللہ! میں تیری بارگاہ میں حاضر ہوں۔ ساری بھلائی تیرے ہاتھ میں ہے، بھلائی تیرے لئے اور تیری طرف ہے۔ تیرا بندہ تیری بارگاہ میں حاضر ہے۔ میں تیرے ہی لئے ہوں اور میری دوڑ تیری ہی جانب ہے۔ تیری بارگاہ کے سوا کوئی پناہ گاہ اور جائے نجات نہیں۔ تیری ذات بابرکات، بلند اور پاک ہے۔ اے بیت اللہ کے رب! حضرت حذیفہ ؓ فرماتے ہیں: (جس جگہ کھڑے ہو کر آپ یہ حمد بیان کریں گے) وہی مقام محمود ہے جس کا قرآن

(۱) ۱۔ حاکم، المستدرک علی الصحیحین، ۲: ۳۹۵، رقم: ۳۳۸۴

۲۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۶: ۳۱۹، رقم: ۳۱۷۴۴

کریم میں ذکر آیا ہے۔“

۱۵۔ اوّلین و آخرین کا حضور ﷺ کی مدح سرائی کرنا

قیامت کے دن حضور ﷺ مقامِ محمود پر جلوہ افروز ہوں گے اور تمام اوّلین و آخرین آپ ﷺ کی ثنا خوانی کریں گے:

۱۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما آیتِ کریمہ ”عَسَىٰ اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا“ کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

اَنْ يَّقِيمَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا، مقام الشفاعة محمودا،
يُحْمَدُكَ الْاَوَّلُونَ وَالْآخِرُونَ. (۱)

”آپ کا رب آپ کو مقامِ محمود یعنی مقامِ شفاعت پر جلوہ افروز فرمائے گا
درآںحالیکہ آپ محمود ہوں گے، اوّلین و آخرین سب آپ کی تعریف کریں
گے۔“

۲۔ حافظ ابن کثیرؒ (۷۰۰-۷۷۷ھ) نے مقامِ محمود کا معنی بیان کرتے ہوئے فرمایا
ہے کہ اس مقام پر نہ صرف تمام مخلوق بلکہ اللہ رب العزت بھی آپ کی تعریف بیان
فرمائے گا۔ آپ بیان کرتے ہیں:

اِفْعَلْ هَذَا الَّذِي اَمَرْتُكَ بِهِ، لِنَقِيْمِكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَقَامًا يَحْمَدُكَ
فِيهِ الْخَلَائِقُ كُلُّهُمْ وَخَالِقُهُمْ تَبَارَكَ وَتَعَالَى. (۲)

”اے محبوب! آپ یہ عمل (نماز تہجد) ادا کیجئے جس کا کہ آپ کو حکم دیا گیا ہے
تاکہ روزِ قیامت آپ کو اس مقام پر فائز کیا جائے جس پر تمام مخلوقات اور خود

(۱) فیروز آبادی، تنویر المعباس من تفسیر ابن عباس: ۲۴۰

(۲) ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ۵: ۱۰۳

خالق کائنات بھی آپ کی حمد و ثناء بیان فرمائے گا۔“

۳۔ اس مضمون کو امام خازنؒ (۷۲۵ھ) ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں:

والمقام المحمود هو مقام الشفاعة، لأنه يحمد فيه الأولون والآخرون. (۱)

”مقام محمود ہی مقام شفاعت ہے کیونکہ یہ وہ مقام ہے جہاں اولین و آخرین حضور ﷺ کی توصیف بیان کریں گے۔“

۴۔ امام جلال الدین سیوطیؒ (۹۱۱ھ) لکھتے ہیں:

يحمدك فيه الأولون والآخرون وهو مقام الشفاعة. (۲)

”جس جگہ اولین و آخرین آپ ﷺ کی حمد کریں گے وہ مقام شفاعت ہوگا۔“

۱۶۔ بارگاہِ ایزدی میں سجدہ ریزی کا شرفِ اولین

روزِ قیامت بارگاہِ خداوندی میں سجدہ ریز ہونے کی اجازت سب سے پہلے حضور نبی اکرم ﷺ کو ملے گی جس کی وجہ سے اہل محشر انتظار کی تکلیف سے نجات پائیں گے۔ سب سے پہلے سجدے سے سر اٹھانے کی اجازت بھی آپ ﷺ ہی کو دی جائے گی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

أَنَا أَوَّلُ مَنْ يُؤْذَنُ لَهُ بِالسُّجُودِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ يُؤْذَنُ لَهُ أَنْ يَرْفَعَ رَأْسَهُ. (۳)

(۱) خازن، لباب التأويل في معاني التنزيل، ۳: ۱۴۲

(۲) سیوطی، جلالین: ۲۹۰

(۳) ۱۔ أحمد بن حنبل، المسند، ۵: ۱۹۹، رقم: ۲۱۷۸۵

۲۔ حاکم، المستدرک علی الصحیحین، ۲: ۵۲۰، رقم: ۳۷۸۴

”قیامت کے دن سب سے پہلے مجھے ہی سجدے کی اجازت ہوگی اور سب سے پہلے مجھے ہی (سجدہ سے) سر اٹھانے کی اجازت دی جائے گی۔“

۱۔ حضور نبی اکرم ﷺ کو خلعتِ فاخرہ کا پہنایا جانا

روزِ محشر جب لوگ اکٹھے ہوں گے تو وہ برہنہ ہوں گے، اُن کے تن لباس سے عاری ہوں گے لیکن حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ منفرد خصوصیت حاصل ہوگی کہ اُس دن اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ ﷺ کو خلعتِ فاخرہ زیب تن کرایا جائے۔

۱۔ حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

”أَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ فَأُكْسَى حُلَّةً مِنْ حُلَلِ الْجَنَّةِ (۱)“
”میں ہی وہ پہلا شخص ہوں جس پر سب سے پہلے زمین شق ہوگی، پس مجھے جنت کی پوشاکوں میں سے ایک پوشاک پہنائی جائے گی۔“

۲۔ حضرت کعب بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

يُبْعَثُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَكُونُ أَنَا وَأُمَّتِي عَلَى تَلٍّ فَيَكْسُونِي رَبِّي حُلَّةً خَضْرَاءَ ثُمَّ يُؤْذَنُ لِي فَأَقُولُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ أَقُولَ (۲)

..... ۲۔ بیہقی، شعب الایمان، ۳: ۱۷، رقم: ۲۸۴۵

۳۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۱: ۲۲۵

۴۔ سیوطی، الخصائص الکبریٰ، ۲: ۳۹۲

(۱) ۱۔ ترمذی، السنن، کتاب المناقب، باب فی فضل النبی ﷺ، ۵:

۵۸۵، رقم: ۳۶۱۱

۲۔ قاضی عیاض، الشفاء بتعريف حقوق المصطفى ﷺ، ۱: ۱۲۸

۳۔ ابن کثیر، البدایہ والنہایہ، ۱۰: ۲۶۳

(۲) ۱۔ أحمد بن حنبل، المسند، ۳: ۴۵۶، رقم: ۱۵۸۲۱

”روزِ قیامت لوگوں کو قبروں سے اُٹھایا جائے گا تو اُس وقت میں اور میرے اُمّتی ایک ٹیلے پر جمع ہوں گے۔ پس میرا پروردگار مجھے سبز رنگ کا لباسِ فاخرہ پہنائے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ مجھے اذنِ کلام دے گا اس مقام پر میں اللہ رب العزت کی منشاء کے مطابق حمد و ثناء کروں گا۔“

۱۸۔ مقامِ محمود کے منصبِ اعلیٰ پر فائز ہونے کا شرف

مقامِ محمود، حضور نبی اکرم ﷺ کے خواصِ اخروی میں سے ہے۔ روزِ قیامت حضور نبی اکرم ﷺ کو جس اعلیٰ و ارفع مقام پر فائز کیا جائے گا اُسے قرآن حکیم میں مقامِ محمود کا نام دیا گیا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَمَنْ الْيَلِّ فَتَهْجَدْ بِهِ نَافِلَةً لَّكَ عَسَىٰ أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا ۝ (۱)

”اور رات کے کچھ حصہ میں (بھی) قرآن کے ساتھ (شبِ خیزی کرتے ہوئے) نمازِ تہجد پڑھا کریں یہ خاص آپ کے لئے زیادہ (کی گئی) ہے یقیناً آپ کا رب آپ کو مقامِ محمود پر فائز فرمائے گا (یعنی وہ مقامِ شفاعتِ عظمیٰ جہاں جملہ اولین و آخرین آپ کی طرف رجوع اور آپ کی حمد کریں گے)“

ائمہ تفسیر و حدیث نے مقامِ محمود کے مختلف معانی اور تعبیرات بیان کی ہیں۔ جن میں دو زیادہ اہم ہیں:

www.MinhajBooks.com

۲۔ ابن حبان، الصحيح، ۱۴: ۳۹۹، رقم: ۶۲۷۹

۳۔ حاکم، المستدرک علی الصحيحین، ۲: ۳۹۵، رقم: ۳۳۸۳

۴۔ طبرانی، المعجم الأوسط، ۸: ۳۳۶، رقم: ۸۷۹۷

(۱) بنی اسرائیل، ۱۷: ۷۹